تواریخ کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد ''مسلمانوں کی مختصر سیاسی تاریخ'' ۱۴۰۰ برسوں پر ایک جامع تبصرہ ہے۔ کتاب کے مندرجات سے اکثر جگہ اتفاق کرنے کے باوجود چند مقامات سے اتفاق کرنا مشکل ہے۔ جس میں احیاپسند اشخاص اور تحریکوں کو 'بنیاد پرست' گروہ میں شامل تصور کرنا (ص ۴۹۳)' یا پھر یہ کہنا: ''اخوان المسلمون [کو] عالمِ عرب میں بے تحاشا مقبولیت حاصل ہوئی۔ مگراس نے سیاست میں حکومت سے شدید محاذ آرائی کا رویہ اختیار کر کے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا' اور بری طرح مار کھائی'' (ص ۴۹۴) یک رخا تبصرہ ہے۔ پھر یہ کہنا: ''تمام اصلاحی' احیائی اور تجدیدی [تحریکیں] ماضی کی تمام غلط' صحیح روایات کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔ اصلاح کی خواہش اور ذرا سی ترمیم بھی انھیں گوارا نہیں۔ یہ اپنے حال میں خوش اور مطمئن ہیں'' (ص ۴۹۵)' بذات خود ناہموار بیانیہ ہے۔ چند جگہ سنین کا بھی مسئلہ ہے' لیکن ایسی اِکا دکا مثالیں کتاب کے مجموعی کارنامے کی قدر ومنزلت اور پیش کش کے خوش رنگ و وقار میں کمی نہیں پیدا کرتیں۔ مصنفہ اور ناشر دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

بداية المجتهد ونهاية المقتصد، ابن رشد القرطبی۔ ناشر: دارالتذکیر' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۲۴۰۔ قیمت: ۷۰۰ روپے۔

مختلف مسالک کی علمی تحقیقات کا یہ بے مثال اور نادر مجموعہ قاضی ابوالولید محمد بن رشد القرطبی الاندلسی کی تصنیف ہے۔ ان کا خاندان پشت ہا پشت سے علوم وفنون کا گہوارہ چلا آرہا تھا' اس طرح اللہ کے فضل سے انھیں تعلیم و تربیت کا بہترین اور سنہری موقع میسر آیا۔ ابن رشد نے قرآن' حدیث اور فقہ پر پوری دسترس حاصل کر کے فلسفے کی طرف توجہ کی اور اس وقت کے مشہور علماے فلسفہ وطب سے علم فلسفہ وطب کی تکمیل کی۔

ہر دور میں نادرِ روزگار شخصیتیں حاسدوں کے ظلم وستم کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔ علامہ ابن رشد بھی حاسدین کی رقابت کا شکار ہوئے۔ آپ کو بے دین اور ملحد قرار دیا گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کو جلاوطنی کی سزا بڑی بے بسی اور زبوں حالی سے گزارنی پڑی۔ حقیقت حال کھل جانے پر خلیفہ منصور عباسی نے انھیں رہا کیا۔ رہائی کے ایک سال بعد مراکش میں بیمار ہو کر ۵۹۰ھ میں وفات پائی۔